خطاب: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم
ضبط وترتیب:------- محمد رضوان ترابی

پاکستان سے وفاداری دینی فریضہ ہے

حسب معمول اس دفعہ بھی جامعہ دارالعلوم کراچی میں ۱۴راگست ۲۰۱۶ء کو یوم استقلال پاکستان کی تقریب منعقد کی گئی جس کا مختصر حال "شب وروز" میں درج کیا گیا ہے، آخر میں نائب رئیس جامعہ دارالعلوم کراچی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کا مفصل بیان ہوا، جس میں حضرت والا مدظلہم نے حصول وطن کی روح پرور تحریک قیام پاکستان کی ابتدائی تاریخ اور وطن عزیز کی جغرافیائی اور معاشی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ یہ خطاب نذر قارئین ہے۔-------------ادارہ

آج اللہ جلّ جلالہ کے فضل وکرم سے ہم اس کی عظیم نعمت پر شکر ادا کرنے کے لیے جمع ہیں، جو آج سے 69 سال پہلے بظاہر انتہائی نامساعد حالات میں ہمیں پاکستان کی صورت میں عطا فرمائی۔ کوہِ ہمالیہ کے دامن میں پھیلا ہوا یہ وسیع وعریض اور سرسبز وشاداب ملک ایک ایسے موقع پر عطا فرمایا جب غیر اسلامی طاقتیں اس بات پر پورا زور صرف کر رہی تھیں کہ یہ ملک وجود میں نہ آئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے غیب سے مسلمانانِ برصغیر کی مدد فرمائی اور دنیا کے نقشے پر پہلی بار ایک ایسی ریاست وجود میں آئی، جو اسلام کے نام پر قائم ہوئی۔

اُس منظر کو دیکھنے والے اب بہت کم لوگ ہوں گے لیکن ہمیں وہ مناظر آج بھی یاد ہیں، جب ہندوستان کی فضاؤں میں یہ نعرے گونجا کرتے تھے "پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الاّ اللہ"۔ ان نعروں اور عزائم میں اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی اور یہ ملک اپنے فضل سے ہمیں عطا فرمایا۔

یوں تو انسان کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ اللہ جلّ جلالہ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کو اُس وطن سے وفادار ہونا چاہیے جس وطن میں وہ رہ رہا ہے، جہاں کی نعمتوں سے وہ فیض یاب ہو رہا ہے، اس وطن

کا یہ حق ہے کہ اس سے محبت کی جائے۔ لیکن ایک ایسا ملک جو اسلام کے نام پر بنا، جو صرف اس بنیاد پر قائم ہوا کہ اسلام کفر سے ایک حقیقت ہے، اور اسلام ہی اس قوم کی اجتماعی وحدت کی بنیاد ہے، ایسے ملک کے ساتھ وفاداری، اس کے ساتھ محبت اور اس کی تعمیر وترقی کی کوشش نہ صرف یہ کہ وطن کا حق ہے، بلکہ ہمارا دینی فریضہ بھی ہے۔ جس کی وجہ سے اس میں ایک عظیم تقدس شامل ہو جاتا ہے۔

ایک بات ہمیں اس موقع پر یاد رکھنی چاہیے کہ پاکستان کے قائم ہونے سے قبل ایک پروپیگنڈے کی مہم شروع ہوئی۔ یہ مہم شروع میں ایک فکری نوعیت کی تھی۔ جس میں یہ نعرے لگائے گئے کہ ''بھوکا پاکستان، ننگا پاکستان''، اور یہ بھی کہا گیا کہ ''پاکستان جب بن جائے گا تو یہ ایک ناکام ملک ہوگا''۔ بچپن میں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب ہم ہندوستان سے آرہے تھے تو ہندوستان کی سرحد پر کسٹم کی ایک چوکی قائم تھی۔ جو آنے والوں سے ان کا سرمایہ اور ان کے سامان میں جو بھی بے سلا کپڑا دیکھتے اس کو ضبط کر لیتے تھے۔

لیکن میرے والد ماجد مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: ''مجھے سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ میں جو کتابیں لے کر آرہا تھا وہ محفوظ طریقے سے پاکستان پہنچ جائیں۔ لیکن ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ ان کو کتابوں سے کوئی سروکار نہ تھا، بلکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ کوئی کپڑا پاکستان نہ جا سکے''۔ وہ لوگ ان نعروں (بھوکا پاکستان، ننگا پاکستان) کی عملی تصویر لوگوں کو دکھانا چاہتے تھے۔

لیکن اللہ جل جلالہ کا فضل وکرم تھا کہ اس سارے پروپیگنڈے اور ساری کوششوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہ ملک بنایا۔ جبکہ اس وقت یہ ایک بے وسیلہ ملک تھا، اس کے پاس کوئی مال ودولت نہ تھا، دفتروں میں بیٹھ کر کام کرنے کے آلات نہ تھے، ببول کے کانٹوں سے پن کا کام لیا جاتا تھا، دفاتر کھلی ہوئی بیرکوں میں قائم کیے گئے۔ اس طرح یہ ملک وجود میں آیا۔ لیکن ان سب حالات کے باوجود اللہ ربُّ العزت نے اسے بے شمار انعامات سے نوازا۔ اور بھوکا ننگا پاکستان کا نعرہ الحمد للہ ہمیشہ کے لیے دفن ہو گیا۔

پاکستان بننے کے بعد ایک مستقل پروپیگنڈے کی مہم ہے۔ جو مسلمانوں کو اس ملک کے خلاف بھڑکاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں یہ جملے لوگوں کی نوکِ زبان پر رہتے ہیں کہ پاکستان میں یہ ہو گیا، پاکستان میں فلاں خرابی پیدا ہو گئی، فلاں نقصان ہو گیا، یہاں گرانی ہے، بدامنی ہے، یہاں اسلامی نظام نافذ نہیں۔ عجیب معاملہ یہ ہے کہ وہ پاکستانی جو دوسرے ملکوں میں مقیم ہیں وہ پاکستان کی برائیاں کرتے نہیں تھکتے۔ یہ جملے ہمارے ہاں بھی اکثر لوگوں کی زبانوں پر جاری رہتے ہیں اور مجلسیں اس سے گرم کی جاتی ہیں۔

میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ پاکستان میں بدعنوانی ہے، اس کے باوجود میں پورے اعتماد سے یہ بات کہتا ہوں کہ پوری دنیا میں اس سے زیادہ مستحکم اور اس سے زیادہ مفید ملک مسلمانوں کے لیے کوئی اور نہیں ہے۔ الحمدللہ میں نے دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک کا سفر کیا اور اسلامی ملکوں میں تو کوئی ملک ایسا نہیں ہے جس میں جانے کا اتفاق نہ ہوا ہو، جس کو قریب سے دیکھ کر اس کے حالات کا جائزہ نہ لیا ہو۔ اس سب کچھ کے بعد میں یہ بات پورے اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں کہ پوری دنیا میں مسلمانوں کے لیے پاکستان جیسا مفید تر اور عظیم ملک کوئی نہیں ہے۔

پاکستان سے باہر اسلامی ممالک تو بہت ہیں لیکن یہ اعزاز صرف اور صرف پاکستان ہی کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو اسکے دستور کا بنیادی پتھر قرار دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ سعودی عرب کے دستور میں بھی اس بات کی صراحت نہیں کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ کو حاصل ہے اور اس ملک میں جو بھی حکومت قائم ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے اعتراف اور اس کے احکام کے ماتحت قائم ہوگی۔ اور یہ اعزاز بھی صرف ملکِ پاکستان کو حاصل ہے کہ اس میں کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا۔ اور عدالتی قوانین کو قرآن وسنّت کے ڈھانچے میں ڈھالا جائے گا۔ اس دستور میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت میں غیر اسلامی قوانین کو چیلنج کرے اور اس کے خلاف دعویٰ دائر کرے، اگر عدالت اس دعوے کو قبول کر لے تو عدالت کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس قانون کو ختم کردے اور اس کی جگہ اسلامی قانون نافذ کردے۔

افسوس! یہ عظیم دفعہ ہمارے حکمرانوں، عوام اور خصوصاً ہمارے دینی حلقوں کی بے حسی کی وجہ سے معطّل پڑی ہوئی ہے۔ اگر آج ہم یہ تہیہ کرلیں کہ اس دفعہ کو بروئے کار لائیں گے تو اس کا راستہ کھلا ہوا ہے۔ لہٰذا جو لوگ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام لانے کے لیے ہتھیار اٹھائے بغیر چارہ کار نہیں، یہ غلط اور جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ پرامن طریقے سے اسلامی قوانین کو نافذ کرنے کا راستہ موجود ہے۔ شرط یہ ہے کہ اپنی بے حسی ختم کردیں اور شعور پیدا کریں۔

میں 17 سال وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کے شریعت پیلٹ بینچ میں کام کرتا رہا ہوں۔ اس میں ہم نے الحمدللہ 200 کے قریب قوانین عدالت کے ذریعے اسلامی سانچے میں ڈھالنے کا حکم جاری کیا۔ اور وہ قوانین تبدیل ہوئے۔ بے دینوں اور ملحدین کی طرف سے دعوے کیے گئے اور ان پر فیصلے بھی

کا یہ حق ہے کہ اس سے محبت کی جائے۔لیکن ایک ایسا ملک جو اسلام کے نام پر بنا، جو صرف اس بنیاد پر قائم ہوا کہ اسلام کفر سے ایک حقیقت ہے، اور اسلام ہی اس قوم کی اجتماعی وحدت کی بنیاد ہے، ایسے ملک کے ساتھ وفاداری، اس کے ساتھ محبت اور اس کی تعمیر وترقی کی کوشش نہ صرف یہ کہ وطن کا حق ہے، بلکہ ہمارا دینی فریضہ بھی ہے۔جس کی وجہ سے اس میں ایک عظیم تقدس شامل ہو جاتا ہے۔

ایک بات ہمیں اس موقع پر یاد رکھنی چاہیے کہ پاکستان کے قائم ہونے سے قبل ایک پروپیگنڈے کی مہم شروع ہوئی۔یہ مہم شروع میں ایک فکری نوعیت کی تھی۔جس میں یہ نعرے لگائے گئے کہ ''بھوکا پاکستان، ننگا پاکستان''، اور یہ بھی کہا گیا کہ ''پاکستان جب بن جائے گا تو یہ ایک ناکام ملک ہوگا''۔بچپن میں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب ہم ہندوستان سے آرہے تھے تو ہندوستان کی سرحد پر کسٹم کی ایک چوکی قائم تھی۔جو آنے والوں سے ان کا سرمایہ اور ان کے سامان میں جو بھی بے سلا کپڑا دیکھتے اس کو ضبط کر لیتے تھے۔

لیکن میرے والد ماجد مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: ''مجھے سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ میں جو کتابیں لے کر آرہا تھا وہ محفوظ طریقے سے پاکستان پہنچ جائیں۔لیکن ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ ان کو کتابوں سے کوئی سروکار نہ تھا، بلکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ کوئی کپڑا پاکستان نہ جاسکے''۔وہ لوگ ان نعروں (بھوکا پاکستان، ننگا پاکستان) کی عملی تصویر لوگوں کو دکھانا چاہتے تھے۔

لیکن اللہ جلّ جلالہ کا فضل وکرم تھا کہ اس سارے پروپیگنڈے اور ساری کوششوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہ ملک بنایا۔جبکہ اس وقت یہ ایک بے وسیلہ ملک تھا، اس کے پاس کوئی مال ودولت نہ تھا، دفتروں میں بیٹھ کر کام کرنے کے آلات نہ تھے، ببول کے کانٹوں سے پن کا کام لیا جاتا تھا، دفاتر کھلی ہوئی بیرکوں میں قائم کئے گئے۔اس طرح یہ ملک وجود میں آیا۔لیکن ان سب حالات کے باوجود اللہ ربُّ العزت نے اسے بے شمار انعامات سے نوازا۔اور بھوکا ننگا پاکستان کا نعرہ الحمدللہ ہمیشہ کے لیے دفن ہوگیا۔

پاکستان بننے کے بعد ایک مستقل پروپیگنڈے کی مہم ہے۔جو مسلمانوں کو اس ملک کے خلاف بھڑکاتی ہے۔جس کے نتیجے میں یہ جملے لوگوں کی نوکِ زبان پر رہتے ہیں کہ پاکستان میں یہ ہوگیا، پاکستان میں فلاں خرابی پیدا ہوگئی، فلاں نقصان ہوگیا، یہاں گرانی ہے، بدامنی ہے، یہاں اسلامی نظام نافذ نہیں۔عجیب معاملہ یہ ہے کہ وہ پاکستانی جو دوسرے ملکوں میں مقیم ہیں وہ پاکستان کی برائیاں کرتے نہیں تھکتے۔یہ جملے ہمارے ہاں بھی اکثر لوگوں کی زبانوں پر جاری رہتے ہیں اور مجلسیں اس سے گرم کی جاتی ہیں۔

میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ پاکستان میں بدعنوانی ہے، اس کے باوجود میں پورے اعتماد سے یہ بات کہتا ہوں کہ پوری دنیا میں اس سے زیادہ مستحکم اور اس سے زیادہ مفید ملک مسلمانوں کے لیے کوئی اور نہیں ہے۔ الحمدللہ میں نے دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک کا سفر کیا اور اسلامی ملکوں میں تو کوئی ملک ایسا نہیں ہے جس میں جانے کا اتفاق نہ ہوا ہو، جس کو قریب سے دیکھ کر اس کے حالات کا جائزہ نہ لیا ہو۔ اس سب کچھ کے بعد میں یہ بات پورے اعتماد کے ساتھ کہتا ہوں کہ پوری دنیا میں مسلمانوں کے لیے پاکستان جیسا مفید تر اور عظیم ملک کوئی نہیں ہے۔

پاکستان سے باہر اسلامی ممالک تو بہت ہیں لیکن یہ اعزاز صرف اور صرف پاکستان ہی کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو اسکے دستور کا بنیادی پتھر قرار دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ سعودی عرب کے دستور میں بھی اس بات کی صراحت نہیں کہ حاکمیت اعلیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ کو حاصل ہے اور اس ملک میں جو بھی حکومت قائم ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے اعتراف اور اس کے احکام کے ماتحت قائم ہوگی۔ اور یہ اعزاز بھی صرف ملکِ پاکستان کو حاصل ہے کہ اس میں کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا۔ اور عدالتی قوانین کو قرآن وسنّت کے ڈھانچے میں ڈھالا جائے گا۔ اس دستور میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت میں غیر اسلامی قوانین کو چیلنج کرے اور اس کے خلاف دعویٰ دائر کرے، اگر عدالت اس دعوے کو قبول کرلے تو عدالت کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس قانون کو ختم کردے اور اس کی جگہ اسلامی قانون نافذ کردے۔

افسوس! یہ عظیم دفعہ ہمارے حکمرانوں، عوام اور خصوصاً ہمارے دینی حلقوں کی بے حسی کی وجہ سے معطّل پڑی ہوئی ہے۔ اگر آج ہم یہ تہیہ کرلیں کہ اس دفعہ کو بروئے کار لائیں گے تو اس کا راستہ کھلا ہوا ہے۔ لہٰذا جو لوگ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام لانے کے لیے ہتھیار اٹھائے بغیر چارہ کار نہیں، یہ غلط اور جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ پرامن طریقے سے اسلامی قوانین کو نافذ کرنے کا راستہ موجود ہے۔ شرط یہ ہے کہ اپنی بے حسی ختم کردیں اور شعور پیدا کریں۔

میں 17 سال وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کے شریعت پیلٹ بینچ میں کام کرتا رہا ہوں۔ اس میں ہم نے الحمدللہ 200 کے قریب قوانین عدالت کے ذریعے اسلامی سانچے میں ڈھالنے کا حکم جاری کیا۔ اور وہ قوانین تبدیل ہوئے۔ بے دینوں اور ملحدین کی طرف سے دعوے کیے گئے اور ان پر فیصلے بھی

ہوئے۔مگر افسوس! ہمارے دینی حلقوں کی طرف سے کوئی درخواست دائر نہیں کی گئی، میں نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑے اور منتیں کیں کہ خدارا آپ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور دعویٰ دائر کریں، لیکن ہمارے طبقے نے اس دفعہ سے فائدہ نہیں اٹھایا۔

آج اعتراض کیا جاتا ہے کہ پاکستان میں مہنگائی ہے، لیکن اگر آپ دوسرے ممالک سے اس کا جائزہ لیں تو الحمدللہ پاکستان آج بھی سستا ترین ملک ہے۔ساتھ ہی تحریر وتقریر کی آزادی پاکستان کے علاوہ کسی ملک میں نہیں ہے، کہ آدمی اپنا اظہار مافی الضمیر کر سکے۔پاکستان سے باہر اتنی پابندیاں ہیں کہ لوگوں کے گلے بند ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت ہمیں عطا کی ہے۔چنانچہ اس نعمت کی قدر کرو۔اور اس نعمت کو نعمت سمجھو۔

کسی بھی قسم کے غلط پروپیگنڈے سے متاثر ہونے کے بجائے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرو۔جس نے یہ نعمت عطاء فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان کا شکریہ بھی ہے کہ اس ملک میں مایوسی پھیلانے کے بجائے امید کے چراغ روشن کرو۔ہر شخص جذبہ، ہمّت، خلوص اور حبّ الوطنی سے سرشار ہوکر ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کرے، اور یہ سمجھے کہ اس ملک کی خدمت اسلام کی خدمت ہے۔اور اسلام کی خدمت ایک عظیم صدقہ جاریہ ہے، جو اس کے لیے زندگی بھر ثواب کا سبب بنے گا۔اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال رہی تو یہ ملک ان شاء اللہ ترقی کرے گا اور ہم آگے بڑھتے رہیں گے۔

الحمدللہ ہمارے والد ماجد ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے پاکستان کے لیے نہ صرف یہ کہ جدوجہد کی بلکہ عظیم قربانیاں بھی دیں۔پاکستان میں جس قراردادِ مقاصد کے تحت یہ دفعات وجود میں آئیں، اس کے پاس کرانے میں علاّمہ شبّیر احمد عثمانیؒ، ہمارے والدِ ماجدؒ، علاّمہ ظفر احمد عثمانیؒ اور دوسرے علمائے کرام کا بڑا حصہ تھا۔چنانچہ انہوں نے دارالعلوم کراچی کی بنیاد رسمی طور پر نہیں رکھی، بلکہ اس کے پیچھے ایک عظیم مقصد تھا۔اور وہ یہ کہ اس دارالعلوم میں ایسے افراد تیار کئے جائیں جو ملّت کی رہنمائی کرسکیں۔یہ ہمارے والدِ ماجدؒ کی تمنا تھی کہ یہاں سے ایسے لوگ نکلیں جو عصری علوم میں بھی مہارت کے ساتھ ہر شعبہ زندگی میں اس ملک کی خدمت کررہے ہوں۔

کوشش کی جارہی ہے کہ حضرتِ والد ماجدؒ کی آرزو کے تحت اس ادارے کو آگے بڑھایا جائے۔اور ان تمام مقاصد کے پیشِ نظر وہ تمام شعبے قائم کئے جائیں جن کی حضرتِ والدؒ کو تمنا تھی۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس ملک کی تعمیر وترقی میں وہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے جو ہم سے مطلوب ہے۔آج ہم اس موقع پر

پاکستان کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے جمع ہیں۔ ہمیں یہ احساس کرنا چاہیے کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں، اخلاص ،محنت ،توجہ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنی پوری کوشش اس ملک کی ترقی کی خاطر صرف کریں گے۔

ہرگز یہ نہ سوچیں کہ ایک ادارہ یا ایک فرد معاشرے میں کیا تبدیلی لاسکتا ہے؟ یہ محض شیطان کا ایک دھوکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی کو توفیق دیتے ہیں تو اس کے نتیجے میں ایک چراغ جلتا ہے۔ اس چراغ سے دوسرے چراغ جلا کرتے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ چنانچہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ وہ ہمارے قدموں کو سیدھے راستے پر رکھے، اور ہم بھٹکنے نہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو دن دونی، رات چوگنی ترقی عطاء فرمائے، اور ہمیں اس ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ ڈالنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين.

خوشخبری

سہ ماہی البلاغ عربی علمی، ادبی اور مقالہ نگاری کا حسین مجموعہ

جس میں آپ کے لیے ہے

اکابرین امت کے جدید علمی و تحقیقی مقالات
علماء پاک و ہند کی مستند اور مقبول کتابوں کا سلیس اور بامحاورہ عربی ترجمے
حالات حاضرہ اور دیگر مختلف موضوعات پر مشتمل بلیغ عربی مضامین
یقیناً ایک ایسا رسالہ جس میں قارئین کے سیکھنے کے لیے بہت کچھ جمع کردیا گیا ہے۔

شعبہ البلاغ نے قارئین کی سہولت کی خاطر البلاغ عربی کا نیا نرخ مبلغ ساٹھ روپے سے کم کر کے صرف اور صرف چالیس روپے مقرر کردیا ہے۔

ممبر شپ کے لیے رابطہ کیجیے

"ماہنامہ البلاغ" جامعہ دارالعلوم کراچی کورنگی انڈسٹریل ایریا۔ کراچی ۷۵۱۸۰
021-35123222, 021-35049774-6